السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر نے اپنی وفات سے دس بارہ سال پہلے ایک شراکت نامہ تحریر کیا تھا، جس کی رو سے، یعنی مرحوم کی بیوہ، تین بیٹیاں اورایک لے پالک بیٹا ''واحد اینڈ کمپنی'' نامی فرم میں شریک کارہیں اورہم میں سے ہرایک مقررہ فراہم کردہ سرمایہ کے مطابق نفع اورنقصان کے مالک ہیں اس کاروبار میں مرحوم شریک نہیں ہوئے، البتہ دکان ان کی تھی، جس میں کاروبار شروع کیا گیا۔ مرحوم کے تین بھائی اورایک بہن بھی بقید حیات ہے۔ مرحوم کی دکان کے علاوہ جوجائیداد تھی وہ شرع کے مطابق تقسیم ہوچکی ہے۔ اب دریافت طلب امریہ ہے کہ ان کی وفات سے شراکت نامہ میں توکوئی ردوبدل نہیں کرناپڑے گا، نیز دکان سے بھائیوں اوربہن کو بھی حصہ ملے گا یا اس کے وہی حق دارہیں جنہیں وہ اپنی زندگی میں شراکت نامہ لکھ کردے گئے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہوکہ کاروبار کےلئے جوشراکت نامہ تحریرکیاگیا ہے۔ اس میں متوفی شامل نہیں ہے، لہٰذا اس کی وفات سے شراکت نامہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کاروبار حسب معمول جاری رہے گا۔ اس کے نفع ونقصان میں صرف شرکاء ہی شامل ہوں گے، متوفی کے بھائی یا بہن اس میں قطعی طورپر شریک نہیں ہوں گے، کیونکہ شراکت نامہ میں انہیں شامل نہیں کیاگیا ہے۔ البتہ دکان کامعاملہ کاروبار سے ذراالگ حیثیت رکھتا ہے ،اگر کمپنی نے دکان کوخرید لیا ہے اوروہ مرحوم کے نام نہیں ہے اگرتھی تواسی کمپنی کے نام ہبہ کردی تھی تواس صورت میں بھائیوں اوربہن کواس سے کوئی تعلق نہیں ہے اورنہ ہی انہیں اس سے کچھ حصہ ملے گا کیونکہ مرحوم کی وفات کے وقت وہ دکان مرحوم کی ملکیت تھی اورکمپنی اس میں صرف کاروبار کرتی تھی اورمرحوم کی زندگی میں دکان خرید کرکمپنی کے نام حق ملکیت منتقسم نہیں ہوا تواس کی حقیقت جداگانہ ہے۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق اسے تقسیم کیاجائے۔ بیوہ کو1/8، بیٹیوں کو2/3اورباقی 5/24بہن بھائیوں کا ہے۔ وہ اس طرح تقسیم کیاجائے کہ ایک بھائی کوبہن سے دوگنا ہے۔ سہولت کے پش نظر اسے 168حصوں میں تقسیم کردیاجائے۔ بیوہ کو21، بیٹوں کو112اوربہن بھائیوں کو35حصے دیے جائیں، پھربہن بھائی اپنے حصوں کواس طرح تقسیم کریں کہ ایک بھائی کودس اوربہن کوپانچ حصے دیے جائیں۔ واضح رہے اگر دکان مرحوم کی ملکیت ہے تولے پالک مرحوم کی جائیداد سے قطعی طورپر محروم ہے، اسے کچھ حصہ نہیں ملے گا، البتہ کاروبار میں وہ شریک رہے گا کیونکہ کاروبار کامرحوم کی جائیداد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:270